فوری اجراء کیلئے

ہندوستان: انسداد دہشت گردی کے بد سلوکی سے پُربد حکمت عملی پر نظرثانی

اذیت رسانی (ٹارچر) اور جبری اقبالیہ بیانات لوگوں کو منحرف اور جنگجو جماعتوں کو مضبوط کرتے ہیں

(نئی دہلی، 2 فروری، 2011) – ہیومن رائٹس واچ نے آج جاری کی گئی اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ہندوستانی حکومت کو چاہئے کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے اپنے نظام انصاف میں اصلاح کرے کہ انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے دوران بدسلوکی یا ہتک آمیز رویہ نہ اختیار کیا جائے۔ اب جبکہ ہندوستانی اہلکاروں نے دہشت گردی میں غلط طور پر ماخوذ کئے جانے کو روکنے کیلئے حالیہ اقدامات کئے ہیں تو، حکومت کو بھی دہشت گردی کے شبہے والے افراد کو اذیت دینے اور جبری اقبالیہ بیان حاصل کرنے کے متعدد الزامات کی تفتیش کرانی چاہئے اور اس کے ذمہ دار لوگوں سے جواب طلب کرنا چاہئے۔

106 صفحات پر مشتمل رپورٹ، "دی 'اینٹی نیشنلز': آربیٹریری ڈیٹینشن اینڈ ٹارچر آف ٹیررزم سسپیکٹس ان انڈیا" ('وطن مخالف': ہندوستان میں دہشت گردی کے مشتبہ ملزمین کی من مانی گرفتاری اور اذیت رسانی) ہندوستانی سیکیورٹی فورسیز کے ذریعہ دہشت گردانہ حملوں کے خلاف کارروائیوں میں مستقل طور پر بدسلوکی کے واقعات سے پُر ہے۔ ریاستی پولس، جیل کے اہلکاران، اور دیگر افسران نے بڑے پیمانے پر حقوق انسانی کی خلاف ورزیاں کی ہیں، جن میں من مانے ڈھنگ سے گرفتاریاں اور قید، اذیت رسانی، اور مذہبی تفریق شامل ہیں۔ اس رپورٹ میں انڈین مجاہدین کے، جو ایک اسلام پسند جنگجو جماعت ہے اور جس نے 2008 سے اب تک چھ بم دھماکوں اور دیگر مہلک حملوں کی ذمے داری قبول کی ہے، مبینہ ممبران ساتھ ساتھ ہندو قوم پرست مشتبہ افراد کے ساتھ بدسلوکی سے متعلق تفصیلات بھی موجود ہیں جنہیں 2008 کے بم دھماکوں میں ماخوذ کیا گیا تھا۔

ہیومن رائٹس واچ کے جنوب ایشیاء کی ڈائریکٹر میناکشی گانگولی(Meenakshi Ganguly) کہتی ہیں "ہندوستانی پولس پر خوفناک حملوں کی سازش کرنے والے افراد کی شناخت کا بہت زیادہ دباؤ ہے، لیکن انہیں یہ کام من مانے ڈھنگ سے گرفتاریاں کرنے اور جبری اقبالیہ بیانات دینے کیلئے اذیت رسانی کے بغیر کرنا چاہئے۔" انہوں نے مزید کہا "اس طرح کی غیر قانونی کارروائیوں سے نہ صرف مقامی لوگ برگشتہ ہوئے ہیں بلکہ اس سے حقیقی سازشی بدستور آزاد رہتے ہیں اور عوامی سلامتی کو لگاتار خطرہ بنا رہتا ہے۔"

2008 میں ہندوستان کے تین بڑے شہروں میں جان لیوا بم دھماکوں کے بعد سے "اینٹی نیشنل'' (وطن مخالف) کا مرکزو محور انڈین مجاہدین رہا ہے جس نے یہ دھماکے کرنے کا دعوی کیا ہے۔ اسی سال جے پور میں 13 مئی، احمد آباد میں 26 جولائی، اور نئی دہلی میں 13 ستمبر کو بازاروں، اسپتالوں اور دیگر عوامی مقامات پر ہونے والے سلسلے وار بم دھماکوں میں کم از کم 152 افراد کی جانیں تلف ہوئیں اور سینکڑوں دیگر افراد زخمی ہوئے ۔ یہ رپورٹ نئی دہلی کے علاوہ گجرات، مہاراشٹر، راجستھان، اور اتر پردیش میں ملزمین، ان کے رشتہ داروں اور وکلاء، سوِل سوسائٹی کے کارکنان، سیکیورٹی ایکسپرٹس (حفاظتی امور کے ماہرین) اور نفاذ قانون کے افسران کے ساتھ کئے گئے160 انٹرویوز پر مبنی ہے۔

پورے ملک میں ریاستی پولس، خاص طور پر دہشت گردی مخالف دستوں نے بڑی تعداد میں مسلمانوں کو پوچھ تاچھ کیلئے لایا گیا اور فوری طور پر انہیں یہ کہہ کر "اینٹی نیشنل" (ملک مخالف) کا لیبل چسپاں کر دیا گیا کہ وہ حب الوطنی کے جذبے سے سرشار نہیں ہیں۔ بالآخر پولس نے2008 کے حملوں اور جولائی 2008 میں سورت شہر پر حملے کے لئے نو ریاستوں کے 70 سے زیادہ افراد پرانڈین مجاہدین کا رکن یا ان کے معاون ہونے کا الزام لگایا۔ ان سبھی کو بغیر ضمانت حراست میں رکھا گیا۔

کچھ ریاستوں میں پولس نے مشتبہ افراد سے اقبال جرم کروانے کے لئے ان کی گرفتاری کا اندراج کئے بنا انہیں کئی دنوں، بلکہ ہفتوں تک حراست میں رکھا۔ گجرات اور دہلی کی پولس نے مشتبہ افراد کی گرفتاری کے بعد انہیں ابتدائی طور پر پوچھ تاچھ

کیلئے 15 دن تک زیر حراست رکھنے کی قانونی حد کو پار کرنے کیلئے ضابطۂ فوجداری کا بھی بیجا استعمال کیا۔ کئی زیرحراست افراد نے الزام لگایا کہ انہیں اذیت دی گئی ہے، جس میں بجلی کا جھٹکا دینا بھی شامل تھا۔ گجرات اسٹیٹ پولس کی احمد آباد کرائم برانچ کے لاک اپ، جہاں بدسلوکی کے کچھ انتہائی سنگین واقعات رو نما ہوئے ہیں، سے رہا ہونے والے ایک مشتبہ ملزم نے بتایا کہ قیدیوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی تھی اوران کے ہاتھ گھٹنوں کے نیچے کرکے باندھ دیے جاتے تھے۔ قیدیوں یا ان کے رشتہ دراوں نے یہ بھی بتایا کہ انہیں مارا پیٹا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ اگروہ تعاون نہیں کریں گے تو ان کے اہل خاندان کو گرفتار کرلیا جائے گا اوران کے ساتھ بدسلوکی کی جائے گی۔

متعدد مشتبہ ملزمین نے الزام لگایا کہ پولس نے ان سے کورے کاغذ پر دستخط کروائے اور انہیں ڈر ہے کہ ان دستخط شدہ کاغذات کا استعمال یا تو ان کے خلاف اقبالیہ بیان کے طورپر کیا جائے گا یا انہیں رات کو جگا کر ان سے پولس کے ذریعہ بتائے گئے بیان کو دہرانے کیلئے کہا جائے گا۔ کئی مشتبہ ملزمین نے یہ بھی بتایا کہ گرفتاری کے بعد انہیں کئی دنوں یا ہفتوں تک وکیل کا تقرر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جو کہ ہندوستانی اور بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے۔ آخر کار جب انہیں وکلاء کی خدمات حاصل ہوگئی تو اکثر مشتبہ ملزمین کو صرف ایسی جگہ پر ہی وکلاء سے بات کرنے کی اجازت دی گئی جہاں محافظ ان کی بات آسانی سے سن سکیں ۔ دہشت گردی کے ملزم مسلمانوں کی پیروی کررہے کچھ وکلاء کو ہندو انتہا پسندوں کے ذریعہ دھمکیاں دی گئیں اوران پر حملہ بھی کیا گیا، ایسے متعدد وکلاء کو غدارِوطن کہا گیا۔

اس رپورٹ میں یہ قابل یقین الزامات بھی شامل ہیں کہ لگ بھگ 11 ہندوؤں کو 2008 میں مہاراشٹر ریاست کے مالے گاؤں میں ہوئے ایک دیگر بم دھماکے کے الزام میں گرفتار کیا گیا، انہیں بھی من مانے ڈھنگ سے حراست میں رکھا گیا، اذیت دی گئی اور مذہبی تعصب کی بنیاد پر بدسلوکی کی گئی۔ ایک ہندو مشتبہ ملزم، جو کہ ایک خودساختہ مذہبی رہنما ہے، نے الزام لگایا کہ ایک بار اذیت رسانی کے دوران پولیس نے مبینہ طورپر اسے بڑے کا گوشت کھلانے کی کوشش کی جو کہ ہندوؤں کیلئے ممنوع ہے۔

گرفتاری کے بعد پولس کی حراست میں انتہائی سنگین بدسلوکیوں کے ساتھ ، ہیومن رائٹس واچ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ 2009 میں درجنوں مشتبہ افراد کو احمد آباد اور جے پور کی جیل میں منتقل کئے جانے کے بعد انہیں بری طرح مارا پیٹا گیا اور جب انہوں نے عدالت میں اپنے ساتھ ہونے والی اس بدسلوکی کی شکایت کی تو انہیں عدالتی کارروائی میں بھی امتیازی یا متعصبانہ سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔

گانگولی(Ganguly) کا کہنا ہے، "2008 کے بم دھماکوں کے سلسلے میں گرفتار شدہ افراد کے ساتھ بدسلوکی کے معاملات زیر حراست رکھنے کے ہر مرحلے پرپیش آئے، جہاں پولیس لاک اپ میں رکھنے کے دوران انہیں اذیت کا شکار بنایا گیا، جیلوں میں بھی انہیں زدوکوب کیا گیا، وہیں عدالت میں بھی مجسٹریٹوں نے بیشتر اوقات ان کی شکایات کو نظر انداز کردیا۔ ہم چین جیسے ملک سے تو اس کی توقع کرسکتے ہیں۔ لیکن دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک اس سے بہتر کام کرسکتا ہے۔"

اس کے علاوہ، 2006 میں مالیگاؤں کے ایک مسلم قبرستان میں ہونے والے ہلاکت خیز بم دھماکوں کے سلسلے میں چار سال سے زیادہ عرصہ تک ایک ملزم کی حیثیت سے رکھے گئے اور مبینہ طورپر اذیت رسانی کے شکار نو (9) مسلم نوجوانوں کے معاملے میں ہیومن رائٹس واچ نے ہندوستانی حکام سے فوری طور پر ایک جامع اور غیر جانبدارانہ تفتیش شروع کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ 2010 کے اواخر اور 2011 کے اوائل میں ہونے والی تفتیش سے یہ انکشاف ہوا کہ ہندو انتہا پسند ان حملوں میں اور 07-2006 میں ہونے والے دیگر اہم بم دھماکوں کے سرفہرست ملزم ہیں۔ یہ وہ واقعات ہیں جنہیں پہلے اسلام پسند دہشت گرد گروپوں سے جوڑا جاتا تھا۔ حیدرآباد اور اجمیر کی مساجد، پاکستان کو ہندوستان سے جوڑنے والی ایک پسینجر ٹرین میں، اور مالیگاؤں کے قبرستان میں ہوئے دھماکے، ان تمام دھماکوں میں کم از کم 115 افراد ہلاک اور تقریباً 350 دیگر افراد زخمی ہوگئے تھے۔

ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ حکومت ہند کے ادارے نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن (قومی کونسل برائے حقوق انسانی) نے، جسے حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی چھان بین کرنے کا باضابطہ اختیار حاصل ہے، دہشت گردی کے شبہات پر مشتمل

شکایات کے تئیں سردمہری کا انداز اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی واضح مثال بٹلہ ہاؤس کے مبینہ انکاؤنٹر معاملے میں اس کی چھان بین ہے۔ ستمبر 2008 میں دہلی میں ہوئے بم دھماکوں کے بعد پولیس نے بٹلہ ہاؤس میں ایک چھاپے کے دوران انڈین مجاہدین کے دو مشتبہ افراد ایسے حالات میں ہلاک کئے گئے جس نے شبہات کو ہوا دی۔ جب کمیشن نے اپنے ہی ان رہنما خطوط کو نظر انداز کر دیا کہ سبھی ہلاکتوں کی چھان بین ہونی چاہئے تب دہلی ہائی کورٹ نے ان دو مشتبہ اموات کی چھان بین کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس کے بعد کمیشن نے ایک رپورٹ پیش کی جس میں اس نے پولس کو تمام تر الزامات سے صاف بری کردیا اور ان واقعات کے تعلق سے تقریباً پوری طرح پولس کے بیان کردہ واقعے پر ہی اعتبار کیا۔ ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ ان اموات کی وجوہات کا پتہ لگانے کے لئے ایک نئی اور زیادہ سنجیدہ نوعیت کی تفتیش ضروری ہے۔

گانگولی(Ganguly) نے کہا، "جہاں تک انسداد دہشت گردی سے متعلق بدسلوکیوں کا معاملہ ہے، تو اس معاملہ میں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اپنا وقار کھوچکا ہے۔"

26 نومبر 2008 کو ملک کے تفریحی اور تجارتی مرکز ممبئی پر ہونے والے حملے نے 2008 کے بم دھماکوں سے پیدا ہونے والی افراتفری کو دھندلا کردیا ہے۔ اس پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے، ہندوستانی پارلیمینٹ نے دسمبر 2008 میں ایسی ترامیم پاس کیں جن کے نتیجے میں دہشت گردی کے شبہات کا بیجا استعمال اور بنیادی باضابطہ حقوق کی حکم عدولی ہونے کا امکان ہے۔ [غیر قانونی سرگرمیوں (انسداد) میں ترمیم کا قانون (UAPA) [Amendments to the Unlawful Activities (Prevention) Act]] میں دہشت گردی کی تعریف ایسے غیر واضح اور مبہم الفاظ میں کی گئی ہے جس سے تلاشی لینے اور گرفتاریاں کرنے کے پولس کے اختیارات کو تقویت ملتی ہے اور اس کے تحت دہشت گردی کے شبہے میں ماخوذ افراد کو فرد جرم عائد کرنے سے قبل زیر حراست رکھنے کی مدت بڑھ کر 180 دنوں تک ہوجاتی ہے، جو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حراست کے حدود سے کافی زیادہ ہے۔ ان ترامیم میں بدنام زمانہ انسداد دہشت گردی قانون [Prevention of Terrorism Act (POTA)] کے ضوابط کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ اس قانون کو حکمراں کانگریس پارٹی نے 2004 میں اس لئے ختم کردیا کیونکہ اس سے بدسلوکی کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔

تاہم، ہیومن رائٹس واچ کہ کہنا ہے کہ حکام نے 2010 میں ہوئے تین تازہ ترین حملے کے ردعمل میں، جسے انھوں نے انڈین مجاہدین سے منسوب کر رکھا ہے، ایک خوش آئند نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس میں پونے شہر کے ایک ریستوراں میں فروری میں ہونے والا بم دھماکہ شامل ہے جس میں 17 افراد ہلاک ہوئے اور جس میں ہلاک ہونے والوں میں غیر ملکیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ نئی دہلی میں ستمبر میں موٹر سائیکل سوار کی گولی باری جس میں دو تائیوانی شہری ہلاک ہوگئے؛ اور ہندو مذہب کے مقدس ترین شہر اور مشہور سیاحتی مقام، وارانسی میں دسمبر میں ہونے والا بم دھماکہ جس میں ایک سال کا ایک بچہ اور ایک خاتون، جس کی عمر لگ بھگ ساٹھ سال تھی ہلاک ہوگئے۔

گانگولی(Ganguly) نے کہا، "یوں تو ان حملوں پر حکام کا ردعمل حوصلہ افزاء ہے، لیکن اگر ہندوستان کو ان جنگجوؤں کے تشدد کا صفایا کرنے میں طویل مدتی کامیابی حاصل کرنی ہے تو، اسے نظم و ضبط کے انفرادی اعمال کی میں مکمل تبدیلی لانی ہوگی اور ادارے کی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں میں قانون کا احترام ملحوظ رکھنا ہوگا۔ اس میں پولس کے اس ناگوار مفروضے کا خاتمہ کرنا بھی شامل ہے، جو 2008 کے بم دھماکوں کےبعد سے مزید عمومیت اختیار کرگیا ہے کہ، ایسے دہشت گردانہ حملوں میں صرف مسلم جماعتوں کے ہی ملوث ہونے کا امکان ہے۔"

ہیومن رائٹس واچ نے حکومت ہند، ریاستی حکومتوں اور ریاستی پولس میں اصلاحات لانے کے لئے تفصیلی تجاویز تیار کی ہیں۔

ان میں درج ذیل اصلاحات شامل ہیں:

- دہشت گردی مخالف قوانین کے غیر قانونی ضوابط کا خاتمہ، بشمول دہشت گردی کی انتہائی وسیع ترین تعریفیں، تلاشی اور ضبطی کے تعلق سے پولس کے وسیع اختیارات، مخصوص حالات کے تحت قصوروار گرداننے کا مفروضہ اور فرد جرم عائد کرنے سے قبل حوالات میں گزرنے والا اذیت ناک وقت۔

- زیر التواء انسداد اذیت رسانی بل کو روبہ عمل لانا، لیکن صرف اس امر کی یقین دہانی کے بعد ہی کہ یہ اذیت رسانی اور دیگر مظالم، غیر انسانی، یا حقارت آمیز برتاؤ یا سزا کے خلاف کنوینشن کے عین مطابق ہے۔

- قانون کے تعزیرات فوجداری کی ترامیم پر دستخط کیا جائے، جو کہ پارلیمینٹ سے پہلے ہی پاس ہوچکا ہے، اور پولس سے یہ کہا جائے کہ وہ بغیر وارنٹ گرفتاری کی وجہ تحریر کرے اور اسے محفوظ رکھے – اس طرح ان گھناؤنی قانونی کوتاہیوں کا خاتمہ ہوگا جس کی وجہ سے سزا سے بچ جانے کو تقویت ملتی ہے۔

- ہندوستان کی پولس فورس کو پیشہ ورانہ نوعیت کا بنایا جائے اور ان پولس افسروں کے لئے گرفتاری یا حراست میں لینے کے تعلق سے مکمل رہنما خطوط طے کیے جائیں جو 1997 میں سپریم کورٹ کے کیس ڈی۔ کے۔ باسو (D.K. Basu) کے معاملے کے رہنما خطوط میں مذکور ہیں۔

- پولس اور دیگر افسران کے ذریعہ ہونے والے غلط کاموں کے الزامات کی مکمل تفتیش کی جائے، جس میں مبینہ انڈین مجاہدین کے مشتبہ افراد اور مسلمانوں کے الزامات شامل ہیں جنھیں پہلے ان الزامات کے لئے حراست میں لیا گیا تھا جن کا الزام اب ہندو انتہا پسندوں پر عائد کیا گیا ہے، تاکہ ہندوستان میں مشتبہ دہشت گرد اور دیگر افراد کے خلاف جرائم کے لئے سزا سے بچ جانے کی ثقافت ختم ہوجائے۔

"دی 'اینٹی نیشنلز': آربیٹریری ڈیٹینشن اینڈ ٹارچر آف ٹیررزم سسپیکٹس ان انڈیا" رپورٹ پڑھنے کے لئے، براہ کرم درج ذیل سائٹ پر جائیں:
http://www.hrw.org/node/95612

مزید معلومات کے لئے، براہ کرم رابطہ کریں:
نئی دہلی میں، لیٹا ٹیلر (Letta Tayler) (انگریزی) 1806-645-646-1+ (موبائل)
نئی دہلی میں، میناکشی گانگولی (Meenakshi Ganguly) (بنگالی، ہندی، انگریزی): 6032-2003-98-91+ (موبائل)
لندن میں، بریڈ ایڈمز (Brad Adams) (انگریزی): 728333-7908-44+ (موبائل)
پرتھ میں، ایلائن پیئرسن (Elaine Pearson) (انگریزی): 428-489-415-61+ (موبائل)
واشنگٹن، ڈی سی میں، سوفی رچڑدسن (Sophie Richardson) (انگریزی، منڈارین): 4341-612-202-1+؛ یا
7473-721-917-1+ (موبائل)

"دی اینٹی نیشنلز" سے ماخوذ چنندہ بیانات

"پولس والوں نے مجھ سے کہا، "اپنے بیٹے سے بات کرلو۔ اس سے کہو کہ وہ ہمیں کچھ نام تو بتا ہی دے۔ پھر ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ لیکن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا 'میں کسی کا غلط نام نہیں بتا سکتا۔' پولس والے نے مجھ سے کہا 'تمہارے بیٹے کی زندگی برباد ہوجائے گی۔ اس سے کہوکہ وہ کچھ لوگوں کی نشاندہی کرے۔' "
– ایک باپ جس کے بیٹے کو 2008 کے احمد آباد کے بم دھماکوں کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا، جولائی 2009

"ہمیں کالے رنگ کا ماسک پہننے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ مجھے اپنا ہاتھ اوپر کی طرف پھیلا کر کھڑا رہنا ہوتا تھا اور اگر ہاتھ نیچے آجاتا تو پولس والے مجھے مارنے لگتے۔ جب بھی انہوں نے مجھ سے پوچھ تاچھ کی اور انہیں لگا کہ جواب نامناسب ہے تو، وہ مجھے لکڑی کے ڈنڈے سے یا چمڑے کی بیلٹ سے یا جو بھی چیز انہیں پسند آجائے اسی سے پٹائی کرنے لگتے تھے... پولس محکمے نے مجھ سے کہا تھا، 'اگر تم تعاون نہیں کروگے تو، تمہارے پورے خاندان کو حراست میں لے لیا جائے گا...' میں اس قدر خوفزدہ ہوگیا تھا کہ مجھے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ کیا ہوگا اور کیا کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ مجھے رہائی کی کوئی امید نہیں تھی۔"
– ایک مشتبہ انڈین مجاہدین جس نے احمد آباد کرائم برانچ کے پولس لاک اپ میں 2008 میں اپنی حراست کے بارے میں بتایا

"پولس والوں نے کہا کہ وہ شکیل (Shakeel) کو صرف اسی صورت میں رہا کریں گے جب رازق (Raziq) آجائے گا۔ لیکن ... وہ اپنی بیوی کو لے کر ہمارے رشتہ داروں کے ساتھ کہیں چلا گیا تھا اور غائب ہوگیا تھا۔"
– ایک ماں جس کے بیٹے کو 2008 میں ایک ماہ تک غیر قانونی طور پر زیر حراست رکھا گیا محض اس لئے کہ پولس کو اس کے بھائی کی تلاش تھی۔

"سب سے پہلا سوال تھا: تم لوگ وطن مخالف کیوں بن گئے ہو؟ تم لوگ تو پاکستانی ہو۔' وہ میرے مذہب کو، بلکہ درحقیقت میرے اعتقادات اور میرے طرز عمل کو ہدف ملامت بناتے رہے۔"
– ایک نوجوان مسلم پیشہ ور جس سے دہلی پولس کی اسپیشل سیل نے 2008 میں پوچھ تاچھ کی۔

"جب میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ کیا اس کو اذیت پہنچائی گئی تو، اس نے بتایا، "وہ مجھ سے شاید ہی نرمی کا برتاؤ کریں۔ وہ تو کیس مضبوط کرنا چاہتے ہیں ... وہ اس کیس کے سلسلے میں ہمیں پولس کی من گھڑت کہانی یاد کروانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔' "
– نثار احمد (Nisar Ahmed)، جن کے بیٹے ثاقب نثار (Saqib Nisar) پر 2008 کے بم دھماکوں میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا گیا